صلوا علیه وسلموا تسلیما

قصیدہ
بردہ شریف
مع اردو ترجمہ

میاں اخلاق احمد اکیڈمی

سببِ تنظیم و وجہ تسمیہ قصیدۂ بُردہ شریف

شیخ الاسلام حضرت شیخ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید بن حماد البوصیری[1] ناظم قصیدہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ مرض فالج میں مبتلا ہوئے جس سے ان کا نصف بدن بالکل بے حس و معطل ہو گیا۔ متعدد حاذق اطباء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کے مصداق یہ روز بروز نحیف و کمزور ہوتے چلے گئے اور اپنی صحت و تندرستی کے عود سے بالکل مایوس متفکر و غمگین رہتے اور جناب باری میں دعا کرتے۔ اس کارساز حقیقی و مسبب الاسباب نے ان کے دل میں یہ القاء کیا کہ رسالتمآب کی نعت و مدح میں ایک قصیدہ نظم کریں۔ چنانچہ انہوں نے یہ قصیدہ نظم کیا۔ بعد تکمیل ایک شب خواب میں دیکھا کہ وہ یہ قصیدہ دربارِ رسالت میں پڑھ رہے ہیں اور حضورؐ اسکی سماعت سے نہایت محظوظ ہو رہے ہیں جب وہ اس بیت "کَمْ اَبْرَأَتْ الخ" صفحہ ۲۰ پر پہنچے تو حضور اقدس صلعم نے اپنا دستِ مبارک شیخ بوصیری کے تمام جسم پر پھیرا اور صلے میں ایک بردِ یمانی (یمنی چادر) عطا فرمائی۔ جب وہ بیدار ہوئے تو خود کو بالکل صحیح و تندرست اور ایسا پایا جیسے کہ انہیں کوئی مرض ہی لاحق نہ ہوا تھا اور آپ کے جسم پر فی الواقع وہ مبارک چادر موجود تھی جو شب کو عطا فرمائی گئی تھی۔ اس پر شیخ بارگاہِ خداوندی میں شکرانہ بجا لائے۔

صبح کسی ضرورت سے شیخ بوصیریؒ بازار تشریف لے جا رہے تھے راہ میں انہیں ایک بزرگ ملے اور نقلِ قصیدہ کی اجازت چاہی۔ شیخؒ نے جواب میں کہا کہ میں نے تو حضورؐ کی مدح میں متعدد قصائد لکھے ہیں آپ کونسے قصیدہ کی نقل چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس کی جس کی ابتدا اَمِنْ تَذَكُّرِ الخ سے ہوتی ہے۔ شیخؒ نے کہا میرے اس قصیدہ کی کسی کو اطلاع نہیں آپ کو کیسے علم ہو گیا۔ ان بزرگ نے رات کے خواب کا واقعہ من وعن بیان کیا اور یہ فرمایا کہ میں بھی اس وقت بارگاہِ رسالت میں موجود تھا۔ چنانچہ شیخؒ نے انہیں اس قصیدہ کی نقل دے دی۔

شدہ شدہ یہ خبر ملک طاہر کے وزیر شیخ بہاؤ الدین کو پہنچی وہ نہایت حسن عقیدت سے سر و پا برہنہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس قصیدہ کو سُنا اور اسے نہایت احترام سے اپنے سر پر رکھ کر طالبِ برکت ہوا۔ و نیز سعد الدین فارقی[2] جو وزیرِ مذکور کے نائب تھے اندھے ہو گئے تھے۔ انہوں نے ایک شب خواب میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زیارت کی اور حضورؐ کو یہ ارشاد فرماتے سنا

[1] بوصیر مضافاتِ مصر کا ایک قریہ ہے جو ناظمِ قصیدہ کا وطن ہے۔ [2] بعض نسخوں میں ان کا نام شرف الدین فارنالی لکھا ہے

کہ وزیر سے قصیدہ بردہ لے کر اپنی دونوں آنکھوں پر مل لو، اس کی برکت سے خداوند قدوس تمہیں بینا فرما دے گا، چنانچہ انہوں نے بتعمیلِ ارشادِ نبویؐ صبح وزیر موصوف سے قصیدہ لے کر اپنی آنکھوں سے مل لیا اور فوری بینا ہو گئے، حضورؐ کے ناظمِ قصیدہ کو بردِ یمانی عطا فرمانے اور زبان فیض ترجمان سے قصیدہ ہذا کو "قصیدہ بُردہ" سے موسوم کرنے کی وجہ سے اس کا نام قصیدہ بردہ پڑ گیا۔ ان مندرجہ برکات واثرات کے علاوہ قصیدہ ہذا کے تاحال جو برکات و اثرات پڑھنے سننے والوں پر مرتب ہوتے رہے ہیں وہ حد وحصر سے باہر ہیں۔ ان کے منجملہ قصیدہ اور اس کے منتخب اشعار کے چند برکات جو اسے بحیثیت وظیفہ ومعمول پڑھنے والے بزرگوں سے منقول ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

یہ قصیدہ لکھ کر جس مکان یا مال ومتاع میں رکھا جائے اس میں چوری نہ ہو اور ہر طرح کی ہلاکت سے محفوظ رہے۔ اس کا پڑھنا قضاءِ حاجات اور حلِ مشکلات کے لئے بیحد نافع ومجرب ہے، اس کو حسنِ عقیدت سے پڑھ کر جو دعا کی جائے گی انشاء اللہ مستجاب ومقبول ہو گی۔

شیخ ابراہیم باجوریؒ نے اس قصیدہ کی شرح عربی میں بعض ابیات کے جو فوائد وتاثیرات بیان کی ہیں وہ مختصراً درج ذیل ہیں:-

(۱) اَمِنْ تَذَكُّرِ۔ اَمْ هَبَّتِ۔ صفحہ ۲۔ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو بہت جلد عربی زبان سیکھ لیں گے۔

(۲) نَعَمْ سَرٰی۔ صفحہ ۳ جو شخص بعد نماز عشاء پڑھ کر سو جائے تو خواب میں رسول مقبولؐ کی زیارت نصیب ہو گی۔

(۳) مُحَمَّدٌ۔ هُوَ الْحَبِيْبُ۔ صفحہ ۹۔ جو شخص ان ابیات کی مواظبت کرے گا مصائب وآفات سے محفوظ رہے گا۔ جو مبتلائے مصائب پڑھے اور رسول اللہؐ کا توسل اختیار کرے مصائب فوری رفع ہو جائیں گے۔

دَعَا اِلَى اللّٰهِ صفحہ ۹۔ ہر نماز کے بعد یہ شعر برائے حفظِ ایمان وامان دس مرتبہ پڑھے اور شروع میں یہ درود پڑھے:- اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ

(۵) "فَاقَ النَّبِيِّيْنَ" سے "لَوْنَا سَبَتْ" تک صفحہ ۱۰، ۱۱۔ ان ابیات کا دشمنانِ دین سے جہاد اور بحث ومناظرہ کے وقت قوتِ قلب اور شدت وغلبہ کے لئے پڑھنا بے حد مفید ہے۔

(۶) لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ، فَذَاكَ حِيْنَ صفحہ ۱۹۔ یہ ابیات امراض سینہ کے لئے بے حد مفید ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوری سکوری پر لکھ کر اسے جوشاندہ سوس (ملیٹھی) سے دھو کر پئیں۔ انشاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔

(۷) تَبَارَكَ اللّٰهُ۔ ثُمَّ اَبْرَأْتَ صفحہ ۱۹، ۲۰۔ یہ شعر صرع (مرگی) اور فالج ودیگر امراض کے لئے اکسیر ہیں (مصروع) مرگی زدہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ان ابیات کو لکھے وہر پیلے کپڑے پر لکھ کر اس کا فتیلہ بنائے اور اس کو جلا کر مصروع کی ناک میں دھواں دے فوری ہوش آجائیگا اور صحت حاصل ہوگی۔ ہوش آنے کے بعد آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا مٹا دیا جائے۔ انشاء اللہ مرگی دُور ہوجائے گی اور دوبارہ یہ مرض نہ ہوگا۔ اگر ہو تو یہ ابیات قرآن کی کسی آیت کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں تو عجائب نظر آئیں۔ اور فالج زدہ ان ابیات کو لکھ کر اسکے جسم پر ملیں اور پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرکے ہاتھ جسم پر ملیں تو انشاء اللہ صحت کلی حاصل ہو جیساکہ رسول مقبولؐ نے ناظم قصیدہ کے ساتھ کیا۔ اور تندرست آدمی بھی پڑھ کر اپنے ہاتھ جسم سے مل لے تو انشاء اللہ فالج سے محفوظ رہے۔

(۸) کَمْ جُدِّلَتْ۔ کَفَاكَ صفحہ ۳۱۔ ان ابیات کا تعویذ لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے تو ان کا حافظہ تیز اور فہم زیادہ ہو وہ آسیب اور تمام اثرات وامراض سے محفوظ رہیں۔

(۹) "خَدَمَتُهٗ" سے "وَلَمْ اُرِدْ" تک صفحہ ۳۲ تا ۳۴ (نویں فصل) ان ابیات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر دھو کر سانپ، بچھو اور کوئی دوسرا زہریلا جانور کاٹے تو اس کو پلائیں انشاء اللہ زہر فوراً اتر جائے اور اس کا اثر زائل ہوجائے

(۱۰) یَا اَكْرَمَ سے "نَابَ مِنْ" تک صفحہ ۳۴ و ۳۵ پڑھ کر جس مقصد کے لئے بتوسل حضورؐ دعا کرے قبول ہوگی۔

اس کے علاوہ دیگر ابیات کے فوائد وبرکات بھی ہیں لیکن اس مختصر سی کتاب میں ان کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ غرضیکہ حسن عقیدت سے بپاس آداب بشرط طہارت اس قصیدہ کا پڑھنا بے حد نافع اور مستجاب ومقبول ہے جس کی دلیل اور شہادت اسی ایک بات سے ملتی ہے کہ مدح رسول میں صحابہ وتابعین کے تمام قصائد سے کہیں زیادہ یہ قصیدہ بے حد مقبول اور شہرۂ آفاق ہے اور تمام ممالک عرب وعجم میں بکثرت پڑھا جاتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قاری وسامع کو اور اس ناچیز کو اس کی برکتوں اور فوائد سے فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ درود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریف کے روبقبلہ ہوکر سترہ سترہ مرتبہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اسکی اولاد اور اصحاب پر اور برکت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِى الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ

سب تعریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِى الْقِدَمِ

پھر درود ہو اوپر اُس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَاىَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ورد یوم الجمعہ

١ اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٍ

کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

٢ اَمْ ہَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَاءِ کَاظِمَۃٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آ گئی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَاءِ مِنْ اِضَمِ

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

٣ فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ہَمَتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کئے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَہِمِ

اور تیرے دل کو کیا ہوا اسے تو کہتا ہے افاقہ میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

٤ اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَمُضْطَرِمِ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

ف١ ذی سلم ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے حاصل اس بیت آئندہ کا یہ ہے کہ ناظم آپ کو خطاب کرتے ہیں کہ اے عاشق زار تیرا رونا اتنا کیوں ہے، جو تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو بہتے ہیں۔ کیا ان قدیم دوستوں کی یادگاری ہے جو مقام ذی سلم میں یا اس ہوا کے چلنے اور بجلی کے چمک کے باعث سے ہے جو اندھیری رات میں تیرے حبیب کے شہر کی جانب سے ظاہر ہو کر تجھے بے قرار کرتی ہیں۔

ف٢ یعنی اگر تیرے رونے کا سبب امور مذکور نہیں پھر تیری آنکھوں اور دل کو کیا ہو گیا کہ قابو سے نکل گئے اور تیری نصیحت نہیں سنتے

ف٣ حاصل یہ ہے کہ عاشق کا یہ خیال کرنا بالکل محال ہے کہ میرا عشق غیروں سے پوشیدہ رہے حالانکہ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوں اور دل تڑپتا ہو پھر کیونکر چھپ سکتا ہے۔

٥ لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور عَلَم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

٦ فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کرسکتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

٧ وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّىْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

اور ثابت کر دیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سُرخ کے

٨ نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِىْ

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

٩ يَا لَائِمِىْ فِى الْهَوٰى الْعُذْرِىِّ مَعْذِرَةً

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِنِّىْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

۵۱ حاصل اس کا اور مابعد کا یہ ہے کہ آنسو اور لاغری جب تیرے عشق پر گواہی دے چکے اور دو خط کر گل بابونہ اور گلنار کے مشابہ تیرے رخساروں پر کھینچ دیے تو اب عشق سے انکار کرنا محض بے کار ہے۱۲

۵۲ یہ بیت الحاقی ہے۱۲

۵۳ جب سائل نے راستے انکار کے بند کر دیے لاچار عاشق نے عشق کا اقرار کیا اور کہا ہاں سچ ہے۱۲

١٠ عَدَتْكَ حَالِی لَا سِرِّی بِمُسْتَتِرٍ
میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا رازِ سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِی بِمُنْحَسِمِ
اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

١١ مَحَّضْتَنِی النُّصْحَ لٰکِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ
تو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں

اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِی صَمَمِ
عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

١٢ اِنِّی اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِی عَذَلِی
میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا ملامت کرنے میں

وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِی نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ
حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے سچا نصیحت گر ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی
یہ فصل دوسری ہے

فِی مَنْعِ هَوَی النَّفْسِ
باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

١٣ فَاِنَّ اَمَّارَتِی بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ
میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ
اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبر سنی کی

---

۵۱ عاشق بچیدہ اپنے راز پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کر کے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا۔ اور مرض عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا۔

۵۲ حاصل اس بیت کا اور یہ مدعا ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا بلکہ جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اسکی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی پس تیری نصیحت کہ صرف زبانی ہے کیونکر سنوں۔

۵۳ حاصل ان ہر سہ بیت کا یہ ہے کہ یہ ناشائستہ کام جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں۔ یہ میرے نفس سرکش کی شامت ہے کیونکہ وہ بسبب اپنی نادانی کے ہے اپنے ناصح یعنی سفید بالوں کی نصیحت کو قبول نہیں کرتا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَلَا اَعْدَدْتُ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی ١٤+

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ ١٥

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمانِ عزیز کی توقیر نہ کروں گا

کَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِیْ مِنْہُ بِالْکَتَمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں خضاب سے

مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِھَا ١٦

اب ایسا کون ہے جو میرے نفسِ سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَھْوَتِھَا ١٧

تُو گناہوں سے نفس کی آرزو نہیں توڑ سکتا

اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَھْوَۃَ النَّھِمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُھْمِلْہُ شَبَّ عَلٰی ١٨

اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اُسے دُودھ پلائے جاؤ گے

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْہُ یَنْفَطِمِ

پیئے جائیگا اور جب چھوڑا دوگے تو چھوڑ دے گا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور اس کو معزز و محترم نہیں جانتا۔ کاش اگر میں جانتا کہ مجھ سے ان سفید بالوں کا حق ادا نہیں ہوگا تو میں ان کی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اس کو وسمہ یا خضاب سے چھپاتا اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب سوائے رنج کے کوئی صورت نجات کی نہیں ۱۲

لہ یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گمراہی سے نجات دے مگر آنحضرت صلعم کہ جن کی مدح کرنے میں میں مشغول ہوں ۱۲

سے یعنی یہ خیال مت کر نفس بہت گناہ کرنے سے خود بخود اپنی خواہشوں سے ہٹ جائے گا کیونکہ نفس حریص کی مانند جب کہ طعام دیکھتے ہی اسکی حرص زائد ہو جاتی ہے گناہوں سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ مرتکب گناہوں کا ہوتا ہے

سے بچے کے ساتھ نفس کی تشبیہ دینے سے (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

19 فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ

اس کو | اس کی آرزوؤں سے روک | اور خبردار اس پر حرص و ہوا کو غالب نہ ہونے دیجیو

اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے | تو مار ڈالتی ہے | یا عیب ناک کر دیتی ہے

20 وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر | کہ مانند | جانور چرنے والے کے ہے

وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور اگر | وہ چراگاہ کو لذیذ | جانے | تو اس کو چرنے نہ دے

21 كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا | اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئیں

مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ | اُس نے | نہ جانا | کہ چکنائی میں | زہر ہے

22 وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ

اور خوف کر بری چیزوں سے | جو بھوکے رہنے | اور پیٹ بھرے ہونے سے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

پیدا ہوتی ہیں | اور اکثر بھوکا رہنا بُرا ہوتا ہے | بہت کھا لینے سے

23 وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

اور قصداً دفع کر | آنسو اُن آنکھوں سے | جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

حرام سے | اور اپنے پر فرض جان | نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
یہ غرض ہے کہ اگرچہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرکش ہے لیکن بچوں کی طرح تعلیم کی صلاحیت رکھتا ہے پس اس کا خیال اچھے کاموں کی طرف ڈالنا چاہئے"

۱ یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عُجب و ریا تو اسکو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان بد کاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے ۱۲

۲ یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یادِ خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے ۱۲

۳ یعنی تیری آنکھیں جو گناہوں سے پُر ہیں انکو خوفِ الٰہی سے رونے کے ذریعے گناہوں سے روک اور خالی کر کیونکہ سوائے رونے کے کوئی چیز انکو گناہوں سے پاک کرنے والی نہیں ہے ۱۲

۲۴ وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

۲۵ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

۲۶ أَسْتَغْفِرُ اللهَ ۱ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا ۲ لِذِيْ عُقُمٍ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بنایا میں نے

۲۷ أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ ۳ بِهٖ

میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دے گا

۲۸ وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

ہائے میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے

وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

---

۱ یعنی جیسا عورت بانجھ سے اولاد کا ہونا محال ہے ایسا ہی قول بے عمل کی تاثیر بھی چیز ہونے میں محال ہے لہذا ایسے قول سے پناہ مانگنا چاہیے

۲ یہ بیت بھی مجرب الاجابت ہے اسکے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ إِذَا سُئِلَ أَعْطٰى وَإِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ أَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ"

۳ یعنی میں نے جب تجھ کو نیک نصیحت کی اور خود نہ کیا اور تجھ سے کہا سیدھی راہ چل اور خود نہ چلا تو ایسے قول بے عمل سے کیا تاثیر ہوگی"

۴ یعنی میں نے اس پنج روزہ زندگی کو غنیمت نہ جانا اور نماز روزہ فرضی کے سوا کوئی عبادت نوافل وغیرہ نہ کی کہ جس میں عاقبت کی بھلائی ہوتی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

یہ فصل تیسری ہے

فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۲۹ ظَلَمْتُ سُنَّۃَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٍ

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

۳۰ وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاءَہٗ وَطَوٰی

اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْحِجَارَۃِ کَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

پتھر سے اپنے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

۳۱ وَرَاوَدَتْہُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَھَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں

عَنْ نَّفْسِہٖ فَاَرَاھَا اَیَّمَا شَمَمٍ

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

۳۲ وَاَکَّدَتْ زُھْدَہٗ فِیْھَا ضَرُوْرَتُہٗ

اور بہت مضبوط کردیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

اِنَّ الضَّرُوْرَۃَ لَا تَعْدُوْا عَلَی الْعِصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الٰہی پر

لہ یعنی میں نے ایسے ذات مقدس کے راست طریقہ کو چھوڑ دیا جو تمام رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے حتی کہ پائے مبارک ورم کر آتے تھے ۱۲

۲ہ حاصل اسکا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ انکا جو فاقوں کے باعث اپنے شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپکے سامنے سونے کے بن کر آئے انکو اپنی طرف متوجہ کرنے گئے لیکن آپنے انکی طرف توجہ نہ کی ۱۲

۳ہ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جتنی آپکی دنیوی ضرورتیں بڑھتی جاتیں اتنی ہی بلند ہمت سے ان سبھوں کی طرف بے التفاتی زائد ہوتی اس واسطے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر عصمت الٰہی پر کبھی غالب نہیں ہوتی خصوصاً ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور تیں دنیا کی طرف کب متوجہ کر سکتی ہیں کہ اگر اس عالم میں ظہور نہ فرماتے تو دنیا بھی پیدا نہ ہوتی ۱۲

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ ٣٣

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذاتِ اقدس کو

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہ ہوتے تو دنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ٣٤

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

اور جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ ٣٥

ہمارے نبی امر معروف نہی منکر کرنے والے کوئی

اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ ٣٦

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ ٣٧

انہوں نے اللہ کی طرف بُلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹی نہیں

۱ے یہ بیت عملِ اجابت ہے اس کو تین مرتبہ پڑھ کر یہ دعا گیارہ مرتبہ پڑھے "اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لِيْ خَيْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ فَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَهٗ وَيَسِّرْ عَلَيَّ اَسْبَابَهٗ"

۲ے یہ عملِ اجابت کے تین مرتبہ پڑھ کر یہ درود شریف پڑھے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ"

۳ے یہ بیت عملِ اجابت ہے اس کے بعد دعا پڑھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مَحْبُوْبًا دَائِمًا فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَلِّغْنِيْ وَبَشِّرْنِيْ فِيْ عُمْرِيْ اِلٰى مِائَةٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً عُمْرًا غَيْرَ ضُعْفٍ عَلَيَّ وَفَقْرٍ وَّفَاقَةٍ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ"

۳۸ فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَّ فِي خُلُقٍ

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خلق میں

وَّلَمْ يُدَانُوْهُ فِي عِلْمٍ وَّ لَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیاء نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

۳۹ وَ كُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللهِ مُلْتَمِسٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

غُرُفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

۴۰ وَ وَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ

اور آپ کے رُوبرُو کھڑے ہونے والے اپنے رتبہ سے

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

سب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

۴۱ فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَ صُوْرَتُهُ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پھر حبیب مصطفےٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

۴۲ مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

۱؎ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند ایک بڑے بادشاہ کے ہیں اور باقی سب انبیا مانند وزرا کے ہیں جو بادشاہ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے میں کھڑے ہوتے ہیں ۱۲

۲؎ حاصل این بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت سب صفات حمیدہ ظاہری و باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبہ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب محبوبیت ہے سب برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا ۱۲

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّہِمِ 43

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کہو

وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِمِ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور سُن

وَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ 44

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور جس قدر چاہے آپ کے رُتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ 45

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا 46

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

اَحْیٰی اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَی الْعُقُوْلُ بِہٖ 47

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَہِمِ

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے

۱؎ حاصل اس کا اور دو بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جملہ صفات حمیدہ جمع ہیں لیکن جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے لگے ایسی نسبت آپ کی شان میں نہ کرنا۔ اس کے سوا جو تیرا جی چاہے نسبت کر کیونکہ انکے اوصاف بیحد ہیں کہ ان کو کوئی بیان نہیں کر سکتا ۱۲

۲؎ اسمیں نصاریٰ کے باطل خیال کا رد ہے کہ انکے نزدیک آنحضرت کے رتبہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بڑھ کر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے ناظم فرماتے ہیں کہ جو رتبہ ہمارے نبی کو جناب باری نے عطا فرمایا ہے اگر اسکے موافق آنحضرت سے معجزات ظاہر ہوتے تو فقط آنحضرت کا نام لینے سے زندہ ہو جاتے

۳؎ چونکہ آنحضرت علیہ السلام اپنی امت پر بڑے مہربان تھے لہذا احکام شریعت نے ان کو اس قدر مکلف نہیں فرمایا جس قدر اور امتوں پر تکالیف شاقہ کبھی تھی غیرہ

٤٨ أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بُعد میں سوائے اپنے فہم کے عجز کے

٤٩ كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صَغِيرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

٥٠ وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے

٥١ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وَاَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

٥٢ وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیا علیہم السلام کو دیئے گئے ہیں

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهِ بِهِمِ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

سلہ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ حضرت کے کمالات کے ادراک سے تمام خلقت عاجز ہے خواہ صحابی ہوں یا غیر صحابی جیسے آفتاب کو دور سے دیکھتے ہیں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ایسے ہی آپ بھی اس قدر انوار الٰہی سے منور ہیں اگر یوں دیکھو تو بشر ہیں اور کمالات میں غور کرو تو عقل حیران ہو جاتی ہے ۱۲

سلہ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرت کے کمالات اصحاب کرام باوجود اپنے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ کہ بغیر خواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں۔ نہایت الامر اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولاد آدم سے ہیں اور سب سے زیادہ ہیں بہتری اور بندگی میں ۱۲

سلہ اس بیت اور آئندہ کی دو بیت کا حاصل یہ ہے کہ جو معجزات انبیا علیہم السلام سے ظاہر ہوئے نور محمدی کا ثمرہ ہے پس آنحضرت ایک آفتاب ہیں باقی انبیاء ان ستاروں کے جنہوں نے قبل ظہور نور محمدی کے تاریکی کفر کو حسب مراتب دور کیا اور بعد ظہور دین محمدی کے سب ادیان سابقہ منسوخ ہو گئے اور اس دین کے نور نے تمام عالم کو منور کر لیا ۱۲

فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ٥٣

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے ہیں

يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتّٰى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَاهَا ٥٤

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

الْعَالَمِينَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

جہان میں اور تمام امتیں زندہ کر دیں

أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ ٥٥

صل علی! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلق عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

زینت دی ہے کہ حسن خدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی خدا روح افزا ہے

كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ ٥٦

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ ٥٧

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

فِي عَسْكَرٍ حِينَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

۱ روایاتِ صحیحہ میں ہے کہ آنحضرت صلعم اس قدر حلیم اور خوش خلق تھے کہ اپنے خادموں کو کبھی غصہ نہ فرماتے اگر کسی سے ایذا پہنچتی تو اس سے ہرگز بدلہ نہ لیتے ۱۲

۲ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے کسی قسم کا ابریشم آنحضرت کے بدن مبارک سے نازک تر نہیں دیکھا اور کسی کا سوال ہرگز رد نہیں کرتے تھے ۱۲

۳ یعنی آنحضرت اگرچہ بہت خلیق اور حلیم تھے مگر دشمن کی نظروں میں ایسے ہیبت ناک معلوم ہوتے کہ مارے خوف کے ان کے اعضا میں رعشہ پیدا ہو جاتا تھا ۱۲

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُرِ مکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ خوشبو لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَثِمِ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سونگھے اور چومے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فصل چوتھی

فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

سبحان اللہ! کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

۱؎ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپکے دانتوں سے ہنستے وقت ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ قریب کی دیواریں روشن ہو جاتی تھیں ۱۲

۲؎ بعض نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کے مزار مبارک کی مٹی پاکیزہ تر خوشبو سے تھی لیکن اولیائے کرام کے سوا کسی کو وہ خوشبو نہیں معلوم ہوتی ۱۲

۳؎ جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے اپنا دست مبارک میرے رخسار پر پھیرا پس مجھے اسکی ایسی پاکیزہ خوشبو پہنچی کہ اب تک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکان پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستے پر گذر فرماتے تھے تو چالیس دن تک اس راستے میں خوشبو پھیلی رہتی تھی ۱۲

۴؎ حاصل ابن بیت و در حقیقت آئندہ کا یہ ہے کہ جس روز آں سرورِ عالم کے نور نے تاریکی دنیا کو منور فرمایا تو فارس کے بت پرستوں پر متواتر آفات نازل ہونے لگے جیسے نوشیرواں کا محل جو عظیم الشان تھا پھٹ گیا

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

٦٣ وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر

كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و مددگار

٦٤ وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

٦٥ وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِي

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے

٦٦ كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہو گئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہو گیا جیسے سوکھی مٹی

٦٧ وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمِ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی اُن انوار سے اور اُن کی آواز سے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) چودہ برج گر گئے اور آتشکدہ جو ہزار سال سے جلتا تھا سرد ہو گیا اور دریا... پاس کی خشک ہو گئیں اور باشندے شہر کے پیاسے ہو گئے ۱۲

۱؎ یعنی آنحضرت کی ولادت سے ایسے عجائبات ظہور میں آئے کہ آگ میں خاصیت پانی کی اور پانی میں خاصیت آگ کی پیدا ہوئی

۲؎ یعنی آنحضرت کی ولادت اور نبوت کی بشارت جنوں نے بھی لوگوں پر ظاہر کی اور لوگوں سے بھی نبی آخر الزمان کی علامات جو انبیاء سابقین کی کتب میں مذکور تھیں ظاہر ہونے لگیں ۱۲

68 عَمُوا وَصَمُّوا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انہوں نے خوشخبریوں کے

تُسْمَعْ وَ بَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اعلان نہ سُنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

69 مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ ان کا دین کج ہو گیا ایسا کہ قائم نہ ہوگا

70 وَ بَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِى الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے

مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہو کر گر پڑے

71 حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْىِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

72 كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِىْ

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

۱ حاصل اس بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ یعنی کفار قریش وغیرہ بسبب اپنی شقاوت کے ان سب علامات سے اندھے اور بہرے بن گئے باوجود اسکے کہ ان کے ہم مشرب نجومیوں نے بھی انکو کہہ دیا تھا کہ یہ دین باطل تمہارے ہرگز قائم نہیں رہنے کے اور ستاروں کا آسمان سے شیاطین کی طرف گرنا اور بتوں کا سرنگوں زمین پر ہونا کہ یہ دونوں بھی آخرالزمان کے علامات سے تھے ان کفار نے ان علامات کی طرف بالکل خیال نہ کیا اور ان کی گمراہی میں رہے!!

۲ حاصل بیت اور بیت دو آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ولادت کے وقت جب آسمان سے ستارے جنات و شیاطین پر آکر برسنے لگے تو وہ مارے خوف کے ایسے بھاگے تھے جیسے ابرہہ حاکم یمن کا لشکر بھاگا تھا جو بیت اللہ ڈھانے کو مکہ معظمہ پر چڑھ آئے تھے ابابیلوں نے بحکم الٰہی انکو چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے تباہ کر دیا تھا یا بھاگنا انکا ایسا تھا جیسا کفار قریش

(باقیہ بر صفحہ آئندہ)

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا 73

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکا انتڑیوں سے لقمہ کرنے والی کے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فصل پانچویں

فِیْ ذِکْرِ یُمْنِ دَعْوَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی اُن پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً 74

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِیْ اِلَيْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا کَتَبَتْ 75

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً 76

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) واقعہ بدر میں حضرت کی کنکریوں سے بھاگ گئے تھے وہ کنکریاں حضرت کے دست مبارک سے تسبیح پڑھنے کے ساتھ ایسی گرتی تھیں کہ جیسے حضرت یونس مچھلی کے منہ سے تسبیح پڑھتے باہر نکلے تھے"

لہ روایات مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم ہوا"

عہ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا"

77 أقسمتُ بالقمرِ المنشقِ إنّ لهُ

میں قسم کھاتا ہوں پھٹے کی کہ چاند شق ہوا آپ کے معجزے سے

مِنْ قلبهِ نسبةً مبرورةَ القسمِ

اُسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

78 وما حوى الغارُ من خيرٍ ومن كرمِ

اور یاد کر اُسے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اس میں آپ چھپتے تھے

وكلُّ طرفٍ من الكفارِ عنهُ عمِ

اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہوگئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

79 فالصدقُ في الغارِ والصديقُ لم يَرِما

تو صدق یعنی آپ اور صدیق رضہ دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وهم يقولونَ ما بالغارِ من أرمِ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

80 ظنوا الحمامَ وظنوا العنكبوتَ على

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے

خيرِ البريةِ لم تنسجْ ولم تحُمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

81 وقايةُ اللهِ أغنتْ عن مضاعفةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کردیا زرہوں

مِنَ الدروعِ وعن عالٍ من الأُطُمِ

اور چلتوں تہ بہ تہ سے اور بلند قلعوں سے

ل چونکہ چاند آپکے اشارہ سے دو ٹکڑے ہوا اور آپکے دل مبارک کو جبریل علیہ السلام نے چیر کر شہوات نفسانیہ سے پاک صاف کیا پس چاند کو آپکے دل پاک سے ایسی مناسبت پیدا ہوئی کہ اگر کوئی [illegible] قسم کھائے تو اسکی قسم سچی سمجھی جائیگی۔

ٹ یعنی قسم کھاتا ہوں آنحضرت صلعم اور آپکے رفیق صدیق اکبر رض کی کہ بحکم پروردگار کے غار ثور میں ہجرت کے دن کفار کے خوف سے پوشیدہ ہوئے۔

ٹ مختصر قصہ یہ ہے کہ جب آپ اور حضرت صدیق اکبر ہجرت کے دن غار ثور میں چھپے اور کفار نے انکا پیچھا کیا اور ابوبکر صدیق کفار کو دیکھ کر ڈرنے لگے تو آپ کی دعا سے غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تنا اور وہاں دو درخت پیدا ہوگئے کبوتر نے گھونسلا بنا کر انڈے دیئے کفار آئے تو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس غار میں کوئی جاتا تو یہ جالا اور کبوتر کے انڈے سلامت نہ رہتے یہ سمجھ کر واپس ہوگئے اور آپ نے سلامتی سے مدینہ کو مشرف فرمایا۔

مَا سَامَنِی الدَّھْرُ ضَیْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِہٖ ۸۲

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج وخواری کا ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْہُ لَمْ یُضَمِ

اور حمایت میں آگیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِہٖ ۸۳

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تونگری چاہی ہے بوسہ دیا ہے

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمِ

بخشش کو اس دست مبارک کے جوہر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاہُ اِنَّ لَہٗ ۸۴

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاکَ حِیْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِہٖ ۸۵

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَیْسَ یُنْکَرُ فِیْہِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَکَ اللّٰہُ مَا وَحْیٌ بِمُکْتَسَبٍ ۸۶

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَیْبٍ بِمُتَّھَمِ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا

لے جاننا چاہیے کہ جیسے آنحضرت کے آپ کے حیات میں مدد مانگتا تھا ہے اسی طرح بعد انتقال کے بھی اس کا اثر باقی ہے۔

ے۲ روایات مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت کو شروع میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہو جاتا تھا اور حضور کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔

ے۳ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے۔

۸۷ اٰیَاتُہُ الْغُرُّ لَا یَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بِدُوْنِھَا الْعَدْلُ بَیْنَ النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

۸۸ کَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُہٗ

بارہا اچھے ہوگئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَۃِ اللَّمَمِ

رہا ہوگئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

۸۹ وَاَحْیَتِ السَّنَۃَ الشَّھْبَآءَ دَعْوَتُہٗ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہوگیا

حَتّٰی حَکَتْ غُرَّۃً فِی الْاَعْصُرِ الدُّھُمِ

اور سفید روشن ہوا اس سیاہی میں

۹۰ بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِھَا

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَیْبًا مِّنَ الْیَمِّ اَوْ سَیْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

اس ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک رو پانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

۱ے قتادہ بن نعمان سے مروی ہے کہ جنگ بدر میں آپکی حفاظت کے واسطے آپکے سامنے سپر ہوا تھا کہ ناگاہ ان کی آنکھ کفار کے تیر سے نکل پڑی حضور کو جب معلوم ہوا تو اس آنکھ کو آپنے اپنی جگہ پر رکھا اور دعا کی۔ اللہ نے شفا دی ۱۲

۲ے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ میرا لڑکا مجنوں ہوگیا ہے آپ دعا کرو آپنے دعا کی تو ایک سیاہ چیز کتے کے پلے کی مانند اس نے قے کی شفا پائی ۱۲

۳ے انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم خطبہ پڑھتے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئیں اور ندیاں سوکھ گئے اور گھاس کا زمین پر نشان نہیں ہا آدمی اور جانور تباہ ہوئے جاتے ہیں آپ بارش کیلئے دعا کریں پس آپنے دعا کی فوراً ہر طرف سے ابر جمع ہوا اور اسقدر آٹھ روز تک برسا کہ زمین غرق ہوگئی پس دوسرے جمعہ میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مکانات ہمارے کثرت بارش سے گرے جاتے ہیں پھر آپنے دعا فرمائی تو ابر بالکل کھل گیا اور آفتاب نکل آیا ۱۲

اَلفَصلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِی ذِکرِ شَرَفِ القُراٰنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعنِی وَوَصفِی اٰیٰاتٍ لَہُ ظَہَرَت ۹۱

مجھے وصف بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے

ظُہُورَ نَارِ القِرٰی لَیلًا عَلٰی عَلَمٍ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزدَادُ حُسنًا وَّہُوَ مُنتَظِمٌ ۹۲

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہو جاتی ہے پرونے سے

وَلَیسَ یَنقُصُ قَدرًا غَیرَ مُنتَظِمٍ

اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ المَدِیحِ اِلٰی ۹۳

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِیہِ مِن کَرَمِ الاَخلَاقِ وَالشِّیَمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیٰاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحمٰنِ مُحدَثَۃٌ ۹۴

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں کہ

قَدِیمَۃٌ صِفَۃُ المَوصُوفِ بِالقِدَمِ

قدیم معنے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

۱؎ حاصل اس بیت کا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ معجزات آپ کے ہر شخص پر ظاہر ہیں بیان کی ضرورت نہیں لیکن اس بیان سے اپنے کلام کی زینت مقصود ہے۔

۲؎ حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیات کلام کریم جن کو خداوند رحیم نے ہر وقت کے مصلحت کے مناسب تھوڑا تھوڑا لوح محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار الفاظ و معانی کے قدیم ہیں کیونکہ قرآن مجید اس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہٰذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانہ خاص سے تعلق نہیں رکھتے اور حال آیات اور احوال پہلی امتوں سے خبردار کرنے والے ہیں۔

٩٥ لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا

نہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

٩٦ دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزوں سے فائق ہیں کہ اُن کے معجزے ہوتے اور نہ رہے

٩٧ مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے جائے شبہ نہیں

لِذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

٩٨ مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

اُن آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہوا

٩٩ رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحُرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

لہ یعنی یہ آیات جملہ کتب سماوی پر جو سابقین انبیاء کرام پر نازل ہوئی ہیں فوقیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ انکے احکام بسبب اس کلام پاک کے منسوخ ہو گئے ہیں ۱۲

لہ یعنی جو کوئی آراستہ انکار سے برکنار و علیحدہ ہو کر اس کلام کی خوبیوں میں غور کرے تو اس کو اس کلام پاک میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے بلکہ کسی اور دلیل کی اس کو ضرورت پڑے ۱۲

لہ یعنی جس شخص نے اس کلام پاک سے معارضہ کیا انجام کار اپنے عجز کا اقرار کیا ہے اور اس کی بلاغت کا قائل ہوا ۱۲

لہ یعنی جیسا مرد غیرت دار اپنی اہل کی عزت و حرمت کو غیروں سے بچاتا ہے ایسا ہی اس کلام پاک کی فصاحت و بلاغت بھی ہر معارض کے دعوی کو باطل کر دیتی ہے ۱۲

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ ١٠٠

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا ١٠١

پس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

اُن عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ ١٠٢

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تجھے نصیب والا ہے خوب مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

إِنْ تَتْلُهَا خِيْفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظٰى ١٠٣

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظٰى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

تو تو نے وہ آگ بجھا دی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ ١٠٤

گویا وہ آیاتِ کریمہ حوضِ کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوْهُ كَالْحُمَمِ

گنہگاروں کے جو ہونگے کالے مانند کوئلوں کے

ﻪ۱ حاصل اس بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اس کلام پاک کے جواہر معانی دریا کے گوہروں سے بھی بے بہا ہیں اور اسکے عجائبات بھی ہرگز کسی کے احاطۂ تقریر و تحریر میں نہیں آسکتے اور کسی کا دل اس کلام پاک کے بارہا تلاوت کرنے سے نہیں گھبراتا ۱۲

ﻪ۲ امام باجی نے لکھا ہے کہ جس شخص کے سینہ میں یہ کلام پاک موجود ہوگا ہرگز آگ دوزخ کی اسکو نہ جلائے گی ۱۲

ﻪ۳ جیسے حوض کوثر قیامت کے دن گناہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتشِ دوزخ سے سیاہ ہونگے روشن کر دیگا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جو کدورت نفسانی سے سیاہ ہو جاتے ہیں منور کر دیتا ہے ۱۲

١٠٥ وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

١٠٦ لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے

تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

١٠٧ قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ آب شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

١٠٨ يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فضا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑتے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں پر پے در پے

۱؎ یعنی جیسے پلصراط اور میزان قیامت کے دن مومنوں اور کافروں میں فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام پاک بھی حق کو ناحق سے جُدا کر دیتا ہے ۱۲

۲؎ یعنی یہ تعجب کی بات نہیں کہ کفار اس کلام پاک کی خوبیوں کا انکار کریں کیونکہ ان کا انکار شک سے نہیں بلکہ محض غلبہ حسد اور انکی نفسانی خواہشوں کی شامت سے ہے اور اس بات سے انکی قرآن کریم کی عظمت میں کچھ نقصان نہیں آتا جیسے درد رسیدہ آنکھ سورج کو نہیں دیکھ سکتی اور بیمار کا منہ آب شیریں سے انکار کرتا ہے لیکن نہ اس سے آفتاب میں نقصان پایا جاتا ہے اور نہ آب شیریں میں ۱۲

۳؎ چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خطاب کر کے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگوں کے پیشوا اگر تو (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ ۱۰۹

اور لیے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمٍ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت گننے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ ۱۱۰

سیر فرمائی تم نے ایک شب حرم کعبہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً ۱۱۱

اور ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

رتبہ کو جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا ۱۱۲

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ ۱۱۳

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ
کے راہنما اے دونوں جہاں کے نعمت عظمیٰ تیری ذات مقدس نے معراج کی رات میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ظلمت شب کو منور کر دیتا ہے ۱۲

ا؎ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو ایسے مقام قرب الٰہی پر تشریف فرما ہوئے کہ اس مقام کو نہ کوئی ادراک کر سکتا ہے اور نہ کوئی اسکی طلب کی جرأت رکھتا ہے شب معراج بقول اکثر ۲۷ شب ماہ رجب کی ہے ۱۲

۲؎ مدارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ حضرت صلعم نے جملہ انبیا کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی اور ہر ایک پیغمبر اپنے اپنے منازل تک حضرت کے ہمراہ رہے چنانچہ آدم آسمان اول تک اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے تک اور یوسف تیسرے تک اور ادریس چوتھے تک اور ہارون پانچویں تک اور موسیٰ چھٹے تک اور ابراہیم ساتویں تک بعد اسکے آنحضرت ایسے مقام عالی پر مشرف ہوئے کہ اسکی طرف کسی نبی مرسل کو طاقت پہنچنے کی باقی نہ رہی نہ ملک مقرب کو ۱۲

۱۱۴ حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِّمُسْتَنِمِ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

۱۱۵ خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

۱۱۶ كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

۱۱۷ فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور اُن میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

اور گزرے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

۱۱۸ وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ

اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دئیے گئے

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

۱ـ حاصل دونوں بیتوں کا یہ ہے کہ ہر عبد مقرب کے مقام سے بالاتر مقام پر پہنچے آنحضرت صلعم جس سے آپ مخصوص ہوئے حتیٰ کہ بہرہ ور ہوئے ایسی ذات سے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور مطلع ہوئے ایسے راز پر جس سے کوئی خبردار نہیں۔"

۲ـ یعنی فراہم کیا آنحضرت نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں اور کوئی نہ تھا"

۳ـ یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت سے مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی۔"

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا ١١٩

اے گروہِ اسلام تم کو بہت بشارت ہے کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْھَدِمِ

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو نہ کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ ١٢٠

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اپنی عبادت کو

بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کیا تم کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِیْ ذِکْرِ جِہَادِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان ہیں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بِعْثَتِہٖ ١٢١

دشمنوں کے دل ڈرا دیئے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

کَنَبْأَۃٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بجری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ یَلْقَاھُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ ١٢٢

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر معرکہ میں

حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمٍ

یہاں تک کہ کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت لٹکایا جاتا ہے نیزوں پر

ف۱ ناظم آپ کے کمالات کے بیان کے بعد فرماتے ہیں کہ ہم گروہ اسلام پر خداوند تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے کہ ہمارے پیغمبر کا دین متین قیامت تک منسوخ نہیں ہوگا۱۲

ف۲ یعنی خداوند تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو تمام انبیاء پر فضیلت بخشی ہے تو ضرور ان کی امت بھی اور امتوں پر فضیلت رکھنے والی ہے چنانچہ آیہ کریمہ کنتم خیر امۃ اس پر دال ہے۱۲

ف۳ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر خداوند تعالیٰ کی یہ بڑی مدد ہے کہ مجھ سے کفار مہینوں کے راستوں سے ڈرتے ہیں۱۲

ف۴ یعنی آنحضرتؐ نے کفار کو غزوات میں اس قدر مقتول کیا کہ کفار زمین پر ایسے بے حس و حرکت معلوم ہوئے جیسے قصابوں کے تختوں پر گوشت پڑا معلوم ہوتا ہے۱۲

۱۲۳ وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهٖ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر

اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

۱۲۴ تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

راتیں گذرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَّيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

۱۲۵ كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

۱۲۶ يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر سے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِيْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

۱۲۷ مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِّلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

ف۱ یعنی کفار کو زمین پر رہنا دشوار تھا اور اس آرزو میں تھے کہ کاشکے اگر ہم وہ ٹکڑے گوشت کے ہوتے جو پرندجانوروں کے چنگلوں میں ہوتے ہیں تو البتہ اس عذاب سے رستگاری پاتے ۱۲

ف۲ یعنی حضرت صلعم کے خوف سے ایسے بے حس ہو گئے تھے کہ رات دن کا شمار بھول جاتے مگر محرم و رجب و ذی القعدہ و ذی الحجہ ان چار ماہ میں آرام پاتے کیونکہ اوائل اسلام میں ان چار ماہ میں قتال کرنا حرام تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲

ف۳ یعنی اسلام بہمراہی اصحاب کرام کفار کے نزدیک ایسا مہمان بن کر آیا کہ انکے گوشت کا بھوکا تھا ۱۲

ف۴ یعنی جب صحابہ کبار حضرت کے ہمراہ کفار کے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریا موج زن نظر آتے تھے

ف۵ حاصل بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ اصحاب

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حتّٰی غدت ملّةُ الاسلامِ وھی بھم ۱۲۸

یہاں تک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مِنْ بعدِ غربتِھا موصولةَ الرّحِم

کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مکفولةً ابدًا مِنھم بخیرِ اَبٍ ۱۲۹

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وخیرِ بعلٍ فلم تیتم ولم تئمِ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

ھُمُ الجبالُ فسل عنھم مُصادِمَھم ۱۳۰

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پُوچھ کافروں کے صدمے پہنچانے کی خبر

ماذا رأی مِنھم فی کلِّ مُصطدمِ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر معرکہ میں

فسل حُنینًا وسل بدرًا وسل اُحُدًا ۱۳۱

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ اُحد کا حال پُوچھ

فُصولُ حتفٍ لھم اَدھی مِنَ الوخمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی فصیلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

المُصدِری البیضِ حُمرًا بعدَ ما وردت ۱۳۲

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے

مِنَ العدٰی کلَّ مُسوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرام مقبول درگاہ مجیب الدعوات تھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے بسبب ان کی سعی کے کمال ضعف کے بعد قوت پائی اور ان کے ساتھ بھائی چارہ کر لیا ۱۲

؎۱ مراد باپ سے حضرت ابراہیم ہیں کیونکہ ابتدا اسلام کی ان سے ہی چنانچہ آیہ کریمہ ملة ابیکم ابرهیم اسی پر دال ہے اور شوہر سے مراد حضرت صلعم ہیں کیونکہ آخر کار حضرت اسلام کے معین و مددگار ہیں ۱۲

؎۲ یعنی صحابہ کرام پہاڑ کے مانند لڑائیوں میں ثابت الاقدام تھے اور دشمنوں کو اُن سے سخت مصیبتیں پہنچی ہیں حالات انکے بدر و اُحد و حنین وغیرہ سے دریافت کرنا چاہئے ۱۲

؎۳ یعنی جب دشمنوں کی کھوپریوں پر تلوار مارتے تھے تو تلواریں ان کی طرف سرخ رنگ ہو کے لوٹتی تھیں ۱۲

١٣٣ وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

١٣٤ شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

ان کے ہتھیار کبھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

١٣٥ يُهْدِيْ إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ

ان کی خوشخبریاں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِيْ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

١٣٦ كَأَنَّهُمْ فِيْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس پر درخت اگے ہیں

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں

١٣٧ طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

ف۱ یعنی جب کوئی کافر صحابہ کا مقابلہ کرتا تھا تو ان کے نیزوں سے ہرگز بچ کر نہ جاتا تھا ۱۲

ف۲ یعنی اگرچہ صحابہ بھی دشمنوں کے مانند ہتھیار باندھنے والے تھے لیکن ان دونوں میں یہ امتیاز تھا کہ صحابہ کے ہدایت اور سعادت کے ہتھیار ہمیشہ ساتھ ہوتے تھے جیسا کہ گلاب بھی ببول کے درخت کے مانند کانٹے رکھتا ہے لیکن جو بات گلاب میں ہے وہ ببول میں نہیں پائی جاتی ۱۲

ف۳ یعنی جیسے گلاب کے پھول کی کلیاں اپنے غلاف میں ہوتی ہیں لیکن ہوا ان کی خوشبو کو ہر طرف پھیلاتی ہے ایسا ہی جب صحابہ زرہ وغیرہ پہنتے تھے تو انکی فتحمندی کی خوشبو اسلام کے دماغ کو معطر کر دیتی تھی ۱۲

ف۴ یعنی اس قدر اہلِ اسلام کا خوف دلوں میں پہنچا تھا کہ بکری کے بچہ کو بھی سوار بہادر جان کر بھاگ جاتے تھے ۱۲

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ ۱۳۸

اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرٰى مِنْ وَّلِيٍّ غَيْرِ مُنْتَصِرٍ ۱۳۹

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرِ مُنْقَصِمِ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِيْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ ۱۴۰

اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِيْ اَجَمِ

جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستان میں

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ ۱۴۱

کلماتِ الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

آپ کی شان میں اور بہت برہانِ الٰہی نے خصومت کی یعنی ... آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْاُمِّيِّ مُعْجِزَةً ۱۴۲

تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ اُمّی کو زمانہ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّاْدِيْبِ فِي الْيُتُمِ

جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

۱؎ یعنی آنحضرت کے اصحاب ایسے مقربانِ بارگاہِ رسول ہیں کہ اگر انکی شجاعت کا خوف کافروں پر غلبہ کرے تو زمین آسمان کفار کی آنکھوں میں تیرہ و تار نظر آئے تو تعجب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت اور اصحاب کرام سے شیر بھی ڈرتا ہے چنانچہ ابن عمر نے لوگوں کے اژدحام کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ شیر نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا ہے ابن عمر گھوڑے سے اترے اور شیر کے کان پکڑ کر کہا کہ تو مخلوق کو ایذا پہنچاتا ہے خبردار اس جنگل میں اگر رہنا ہو تو پھر کسی کو تکلیف دینا شیر یہ بات سنکر جنگل کو چلا گیا اپنا سر جھکا کر۔"

۲؎ ناظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دوستدارِ آنحضرت ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے اور دشمنانِ دین ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں گے۔"

۳؎ حاصل یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بے خبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم امی اور یتیم تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی۔

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فصل نویں

فِیْ طَلَبِ مَغْفِرَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَشَفَاعَۃٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴۳ خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ اَسْتَقِيْلُ بِهٖ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذُنُوْبُ عُمْرٍ مَّضٰى فِى الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر کہتا رہا ہوں اور خدمت کی ہے دولتمند کی

۱۴۴ اِذْ قَلَّدَانِىْ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ

کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

كَاَنَّنِىْ بِهِمَا هَدْىٌ مِّنَ النَّعَمِ

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چارپایوں میں

۱۴۵ اَطَعْتُ غَىَّ الصِّبَا فِى الْحَالَتَيْنِ وَمَا

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حَصَلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

۱۴۶ فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِىْ فِىْ تِجَارَتِهَا

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین وآخرین اور آداب و اخلاق ونصائح وحکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض تعلیم علام الغیوب ہے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی عاقل کو گنجائش شک کی نہیں ہے ۱۲

؎۱ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی مدح وثنائے اور خدمتگذاری اہل دنیا میں کی اب مستحق عذاب کا ہوا پس اسکی تلافی یہی ہے کہ مدح سرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریعہ اپنی نجات کا کروں اور حق تعالیٰ سے بخشش چاہوں تا عقوبت میرے گناہوں کی مبدل برحمت الٰہی ہو جائے اور عذاب سے رستگاری ہو ۱۲

؎۲ حاصل یہ کہ نفس کی شامت سے طمع دنیا میں اہل دنیا کی مدح وثنا میں گرفتار رہا ہوا اور سوائے حسرت وندامت کے میں نے کچھ حاصل کیا

؎۳ نفس کو لائق تھا کہ دین کو اختیار کرتا اور اہل دنیا کی طرف مشغول نہ ہوتا لیکن اپنی جبلی گمراہی کے سبب خواہش دنیا کی اور آخرت کو مفت تباہ کر دیا ۱۲

وَمَنْ يَّبِعْ آجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ 147

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمٖ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آئندہ میں

إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ 148

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا

مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمٖ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَإِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ 149

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدًا وَّهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمٖ

محمد ہے اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ آخِذًا بِيَدِيْ 150

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَّإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمٖ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حَاشَاهُ أَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهٗ 151

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٖ

پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھیرے بے توقیر

---

۱ دین کو بعوض متاع قلیل دنیا کے بیچنے میں سوائے حرمان و خسران کے کچھ حاصل نہیں عاقل وہی ہے کہ دنیا کو مزرع آخرت سمجھے یہاں جتنی خیر و طاعت کریگا آخرت میں اتنا ہی فائدہ پائے گا"

۲ حاصل یہ ہے کہ گو میں اپنے گناہوں کے سبب نا امید نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ گناہوں سے پیمان اسلام کا جو آنحضرت سے میں نے کر لیا ہے ٹوٹا نہیں، امید شفاعت بروز قیامت کی منقطع نہیں ہوئی بلکہ اس سبب سے کہ میرا نام محمد ہے اتفاق اسم کا مجھ کو اوروں سے زیادہ ہی توقع ہے کہ آپ بپاس ہمنامی کے حقیر حق پر شفاعت ظاہر فرمائیں گے

۳ حاصل یہ کہ اگر میری گناہوں کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن رحم نہ فرمائیں گے تو بڑی ذلت و خواری ہوگی"

۴ حاصل یہ کہ اللہ سبحانہ نے آپ کو اس سے پاک و منزہ کیا ہے کہ امیدوار اکرام و الطاف آنحضرت صلعم محروم رہے یا جو انکے سایہ عنایت و حمایت میں آ لیا ہے اور ذلیل و خوار ہو آں جناب اسکے حال پر توجہ نہ کریں"

152 وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِی مَدَائِحَهٗ

اور میں نے جیسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کر لیا ہے

وَجَدْتُهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزِمٖ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

153 وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ یَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَكَمٖ

جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

154 وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے

یَدَا زُهَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی هَرِمٖ

ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کہنے میں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِیْ ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

155 یَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

ف حاصل یہ کہ میری مدح جو قضاء و سنت ہو اور جس آسمان و زمین کے آپ تابع ہیں قبضہ میں ہیں اور میری مدح کرنا محض بنا پر اخلاص محبت و ایمان کے ہے پس میں محروم نہ رہوں گا اور دنیا و آخرت کی بہبودی نہایت پاؤں گا۔

ے حاصل ان دونوں بیت کا یہ ہے کہ آپ کی بخشش و عطا عام ہے کوئی اس سے بے نصیب نہیں ہر شخص بقدر اپنے حوصلہ کے پاتا ہے اور میرا مقصود آپ سے متاع دنیا نہیں جیسا کہ زہیر شاعر نے ہرم کی مدح و ثنا میں حاصل کی بلکہ میں تو آپ کی عنایت حقیقت آخرت کی نعمتیں اور قرب و منزلت چاہتا ہوں۔

ے حاصل یہ کہ اے بہترین کائنات کے سوائے تمہاری ذات پاک کے کوئی ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ دے اور وقت پیش آنے حادثات و بلیات کے واسطے شفاعت میں پہنچا دے۔

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاھُكَ بِیْ 156

اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ چاہے گا میری شفاعت کا

اِذَا الْكَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا 157

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

یَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ 158

اے دل نا امید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُھَا 159

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

گناہوں کے ہوگی جن کے گناہ بہت ہوگئے اس پر رحمت بہت ہوگی

یَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَكِسٍ 160

اے میرے پروردگار میری امید کو الٹا نہ کیجیو

لَدَیْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٖ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو برلائیو

۵۱ حاصل ہر دو بیت کا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو حکم سزا کا دیگا اس وقت مجھ کو آپ اپنی شفاعت میں چھپا دیں اور شدائد و اہوالِ قیامت سے رہائی بخشیں تو آپکی بخشش سے کچھ بعید نہیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ کے وجود باجود سے جلوہ گر ہوئی ہے اور آپ کا علم جمیع اشیا کو محیط ہے جو لوحِ محفوظ پر زبانِ قلم سے برآمد ہوئے ہیں۔"

۵۲ حاصل یہ کہ کبائر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے مثل صغائر کے ہیں پس ناامیدی اس کی رحمتِ عام سے گنجائش نہیں رکھتی ہے وہ فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔

۵۳ حاصل یہ کہ نزولِ رحمتِ رب بقدر معصیت کے ہو سکتی ہے تو جس کے گناہ بہت ہوں وہ مستحق زیادہ رحمت کا ہے۔"

۵۴ ناظم کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار امید نجات کی قیامت میں تیری جناب پاک سے ہے امیدوار ہوں کہ ساتھ خیبت و ... کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ آئندہ)

161 وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

162 وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً

اور درود و سلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

163 وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

اور سب آل و اصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوے

اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

164 ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَّعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

165 مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نغموں سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) منقلب ہو جائے اور دستاویز حسن ظن رحمت عالم کی جو میرے ہاتھ ہے دریدہ و پارہ نہ ہو اور بندہ گنہگار امید لطف و عنایت کی دنیا و آخرت میں تجھی سے رکھتا ہے کیونکہ سختیوں اور بلاؤں کو صبر و تحمل نہیں کر سکتا ہے

ک چونکہ ختم کلام کا اوپر درود آنحضرت صلعم کے موجب حسن خاتمہ اور باعث قبولیت دعا کا ہے اس لئے ناظم رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار عالمیان اپنی رحمت کاملہ کی بدلیوں کو جب تک کہ باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے اور شتربان اونٹ کو اپنی نغمہ سرائی سے طرب و نشاط میں لاوے آنحضرت صلعم اور انکی اہل بیت اور یاروں اور پیروی کرنے والوں کو کہ وہ اصحاب تقوی و طہارت ہیں نازل کر تو ہمیشہ مثل باران کے برستی رہیں اور تا قیام قیامت منقطع نہ ہوں"

ل اس قصیدہ متبرکہ کے برکات سے ہے کہ اس قصیدہ کی ابتدا بصورت امن ہے اور انتہا بصورت طرب و عیش

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے، یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
ونعم کے واقع ہے اور
قاریانِ قصیدہ کو خوشخبری
ہے کہ ہمیشہ دارالامن حمایت
مصطفوی میں رہیں اور
درد و شدائد اور رنج و
مصائب دُنیا و آخرت
سے مامون و محفوظ اور
عیش و طرب و نعم میں
مشمول و محفوظ رہیں
فقط۔۔

ملنے کا پتہ :

میاں اخلاق احمد اکیڈمی

333 شادباغ لاہور